بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ✕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۲	۲ ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش	۱۰ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ	۲ جون ۱۹۴۴ء	نمبر ۱۲۸

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۹ بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں میں نقرسی درد کی وجہ سے کچھ تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

کل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور نے بھامبڑی کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے دونوں فریقوں کو بری کر دیا۔

مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی بعارضہ شدید بخار بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔۔ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۹ اپریل ۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

(۲)

الہام کس طرح ہوتا ہے

ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ حضور کو الہام کس طرح ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا زیادہ تر سلوک یہ ہے کہ الہام دل پر نازل ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی زبان پر بھی جاری ہو جاتا ہے۔ اس کیفیت کو انسان جاگتے ہوئے صحیح طور پر بیان نہیں کر سکتا۔ یوں معلوم ہوتا ہے جس طرح کوئی چیز متواتر دل پر نازل ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی زبان جلدی جلدی اس فقرہ کو دہراتی چلی جاتی ہے۔ ہاں بعض دفعہ کچھ لکھا ہوا بھی میرے سامنے آ جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ آواز بھی آتی ہے۔ یہ مختلف صورتیں ہیں۔ جن میں میرا الہام نازل ہوتا ہے۔ بلکہ ایک دفعہ فرشتہ نے جب مجھے سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھائی۔ تو وہ ایسا نظارہ تھا۔ جو ان تمام نظاروں سے مختلف تھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ میں ایک جگہ کھڑا ہوں مشرق کی طرف میرا منہ ہے۔ کہ آسمان سے مجھے ایسی آواز آئی۔ جیسے پیتل کا کوئی کٹورہ ہو اور اُسے ٹھکوریں۔ تو اس میں سے باریک سی ٹن کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ آواز پھیلنی اور بلند ہونی شروع ہوئی یہاں تک کہ تمام جَوّ میں پھیل گئی۔ اس کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وہ آواز متشکل ہو کر تصویر کا چوکھٹا بن گئی۔ پھر اس چوکھٹے میں حرکت پیدا ہونی شروع ہوئی۔ اور اس میں ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت وجود کی تصویر نظر آنے لگی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ تصویر ہلنی شروع ہوئی۔ اور پھر یکدم اس میں سے کود کر ایک وجود میرے سامنے آ گیا۔ اور کہنے لگا میں خدا کا فرشتہ ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے۔ تا کہ میں تمہیں سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھاؤں میں نے کہا سکھاؤ۔ چنانچہ وہ سکھاتا گیا سکھاتا گیا۔ یہاں تک کہ جب وہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ تک پہنچا۔ تو کہنے لگا۔ آج تک جس قدر مفسرین ہوئے ہیں۔ ان سب نے یہیں تک تفسیر کی ہے لیکن میں تمہیں آگے بھی سکھانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا سکھاؤ۔ چنانچہ وہ سکھاتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر اس نے مجھے سکھا دی ✕ اب یہ ایک ایسی کیفیت ہے جو بالکل نرالی ہے۔ کہ پہلے ٹن کی آواز پیدا ہوئی۔ پھر وہ آواز پھیلتے پھیلتے فریم کی شکل اختیار کر گئی۔ پھر فریم پر ایک تصویر نمودار ہوئی پھر اس تصویر میں حرکت پیدا ہوئی۔ اور پھر اُس میں سے ایک فرشتہ نکل کر میرے سامنے آ گیا۔ اور کہنے لگا۔ میں اس لئے آیا ہوں۔ تا کہ تمہیں سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھاؤں۔ تو الہامات کے نزول کے وقت مختلف نظارے ہوتے ہیں۔ اسی طرح رؤیا میں ایک دفعہ مجھے جنت بھی دکھائی گئی تھی۔ میری عمر اس وقت دس گیارہ برس کی ہو گی بہشتی مقبرہ کی بنیاد بھی اس وقت تک نہیں رکھی گئی تھی ✕ میں نے دیکھا۔ میں اپنے باغ کے قریب باہر کے کھیتوں میں پھر رہا ہوں۔ کہ مجھے کوئی کہتا ہے۔ یہاں جنت ہے۔ میں کہتا ہوں۔ آؤ تو پھر جنت کو دیکھ لیں۔ وہ مجھے کہتا ہے۔ جنت کوئی دیکھنے نہیں دیتا۔ میں نے اُسے کہا کوشش کرتے ہیں شاید کسی طرح دیکھ لیں چنانچہ میں اسوقت زمین پر بیٹھ کر جیسے چڑیا کا شکار کیا جاتا ہے۔ دوسروں کی نگاہ سے چھپتے ہوئے جنت کی طرف بڑھنے لگا۔ گویا خواب میں میں فرشتوں سے چھپکر جنت دیکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ جنت کے ارد گرد ایک منڈیر تھی۔ میں آہستہ آہستہ اُس کے پیچھے بیٹھ گیا۔ اور میں دل میں بڑا خوش ہوں۔ کہ میں آخر اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ منڈیر کے قریب پہنچکر میں نے اندر جھانکا۔ تو مجھے اس قسم کے خوبصورت رنگوں کے پھول نظر آئے۔ جو کبھی دنیا میں نہیں دیکھے گئے۔ میں اُن پھولوں کو دیکھتے ہی بیتاب ہو گیا۔ اور میں نے جلدی سے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ تا کہ اُن میں سے ایک پھول کو توڑ لوں مگر ابھی میں نے ایک پھول پر انگلی ہی لگائی تھی۔ کہ اس کی پتی پتی میں سے فرشتے نکل آئے۔ اور انہوں نے انگلی سے یوں اشارہ کیا۔ جیسے کہتے ہیں کہ

"ابھی نہیں"

من وراء حجاب سے مراد

حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ قرآن کریم میں جو آتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ من وراء حجاب سے گفتگو فرماتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

حضور نے فرمایا۔ جیسے تعبیر طلب خواب آتی ہے۔ من وراء حجاب اللہ تعالیٰ کا جو کلام ہوتا ہے۔ اس میں کوئی تعبیر طلب نظارہ تو دکھایا جاتا ہے۔ مگر الفاظ ساتھ نہیں ہوتے۔

وحی اور الہام میں کوئی فرق نہیں

عرض کیا گیا۔ کیا وحی اور الہام میں کوئی فرق ہے؟

حضور نے فرمایا۔ کوئی فرق نہیں۔ قرآنی اصطلاح میں جس چیز کا نام وحی ہے۔ صوفیاء نے اس کے متعلق الہام کا لفظ وضع کر لیا ہے۔

ایڈیٹر: غلام نبی

پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

اصل بات یہ ہے کہ انسان چاہے کیسے ہی اعلےٰ مقام پر پہنچا ہوا ہو۔ پھر بھی لوگوں کی طبائع کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دوسری یا تیسری صدی میں ہی لوگوں کے اندر یہ خیال پیدا ہو گیا تھا۔ کہ اب وحی نازل نہیں ہو سکتی۔ مگر جب اللہ تعالےٰ کے مقربین پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی۔ تو انہوں نے یہ خیال کر کے کہ لوگ کہیں یہ نہ سمجھ لیں۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اپنے متعلق وحی کا لفظ تو استعمال نہ کیا۔ البتہ یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ ہمیں الہام ہوتا ہے۔ پس یہ ایک اصطلاح ہے۔ جو صوفیا نے خود وضع کر لی۔ تاکہ لوگ اعتراض نہ کر سکیں۔ اگر کوئی اعتراض کرتا تو وہ کہہ دیتے۔ کیا قرآن کریم میں نہیں آتا کہ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا۔ اور کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ الہام ہو سکتا ہے۔ پس چونکہ وہ ڈرتے تھے۔ کہ عوام الناس کو دھوکا لگے گا اس لئے انہوں نے وحی کی بجائے الہام کا لفظ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ ورنہ وحی اور الہام میں کوئی فرق نہیں۔

الہام دل پر کس طرح نازل ہوتا ہے

عرض کیا گیا کہ حضور نے ابھی فرمایا ہے کہ الہام دل پر نازل ہوتا ہے۔ اگر یہی الہام ہے تو گاندھی جی بھی تو بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ میرے دل میں فلاں بات ڈالی گئی ہے پھر اسے بھی الہام ماننا پڑے گا۔

حضور نے فرمایا۔ کہ گاندھی جی کے دل میں تو محض ایک خیال پیدا ہوتا ہے الفاظ اس کے ساتھ نہیں ہوتے۔ اگر ان سے پوچھو کہ آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ اگر یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ تو اس کے الفاظ کیا تھے۔ تو وہ کہیں گے الفاظ کوئی نہ تھے محض ایک مفہوم ہے جو میرے دل نے اخذ کیا۔ لیکن میں جس الہام کا ذکر کر رہا ہوں۔ اس میں مقررہ الفاظ ہوتے ہیں۔ اور تکرار کے ساتھ دہرائے جاتے ہیں۔ البتہ ان الفاظ کا زبان پر جاری ہونا ضروری نہیں۔ بعض دفعہ صرف قلب پر الفاظ نازل ہوتے ہیں۔ اور بالعموم زبان اور قلب دونوں پر الفاظ جاری ہوتے ہیں۔ اور اس قدر تکرار ہوتا ہے۔ کہ بعض دفعہ آدھ آدھ گھنٹہ تک ایک ایک فقرہ کو دہرایا جاتا ہے۔ اس کے بعد جو فقرہ اللہ تعالےٰ یاد رکھوانا چاہتا ہے یاد رہتا ہے۔ اور جس فقرہ کو وہ بھلانا چاہتا ہے بھلا دیتا ہے۔ مثلاً گزشتہ دنوں جب میں لاہور میں تھا۔ اور کالجوں کے بعض لڑکے مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ تو اس دن نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کی حالت میں ہی سبحان ربی الاعلیٰ کہتے کہتے یکدم مجھ پر الہام نازل ہوا۔ کہ

عظمت کے بھوکے ہیں

اس سے پہلے بھی کوئی فقرہ تھا جو مجھے بھول گیا مگر وہ اسی قسم کا تھا کہ

شہرت کے طالب ہیں

اب یہ معین الفاظ میں مجھ پر الہام نازل ہوا میں تسبیح کر رہا تھا۔ کہ سجدہ کی حالت میں تسبیح کرتے کرتے میری زبان پر تصرف ہوا اور یہ الہام ہوا۔ کہ "عظمت کے بھوکے ہیں" تو الہام میں مقررہ الفاظ ہوتے ہیں۔

مگر گاندھی جی اپنے خیالات کا نام الہام رکھ لیتے ہیں یہی میاں غلام محمد کا حال ہے۔ جو مصلح موعود ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں کہ وہ اپنے خیالات کا نام الہام رکھ لیتے ہیں یہی حال بہار اللہ کا تھا۔ وہ بھی اقرار کرتے ہیں۔ کہ مجھے لفظی وحی نہیں ہوتی۔ لیکن ان کے دل میں جو خیالات پیدا ہوں۔ ان کو وہ الہام قرار دے دیتے تھے۔

وحی خفی سے کیا مراد ہے؟

عرض کیا گیا کہ وحی خفی کسے کہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ بعض دفعہ زبان یا قلم پر تصرف کرتے ہوئے ایسے الفاظ جاری کر دیتا ہے۔ جو ذہن میں نہیں ہوتے۔ جیسے فتنہ احرار کے ایام میں خطبہ پڑھتے ہوئے میں فقرہ کچھ اور کہنے لگا تھا۔ کہ یکدم میری زبان سے نکلا۔ کہ "زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں" (الفضل ۳۰ مئی ۱۹۳۵ء) اب یہ ایک وحی خفی تھی۔ جو الٰہی تصرف کے ماتحت تقریر کا حصہ بن گئی۔

خدا کس طرح انسان کی زبان سے بولتا ہے

عرض کیا گیا کہ حضور نے لاہور میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ "اس وقت میں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔" کیا یہ الفاظ بھی وحی خفی کے ماتحت حضور کی زبان مبارک سے نکلے تھے۔

حضور نے فرمایا ہاں بالکل ممکن ہے۔ کیونکہ ان الفاظ سے کچھ دیر پہلے ہی میں سمجھتا تھا۔ کہ اب میں خدائی تصرف کے ماتحت بول رہا ہوں۔

پاس بیٹھنے والا بھی الہام کا کوئی لفظ سن سکتا ہے۔

عرض کیا گیا کیا الہام ملہم کے سوا کوئی اور شخص بھی سن سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب الہامات نازل ہوتے تھے تو بعض دفعہ پاس بیٹھنے والا بھی الہام کا کوئی کوئی لفظ سن لیتا تھا۔ چونکہ الہام زبان پر جلدی جلدی جاری ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی کوئی لفظ ہی پاس بیٹھنے والا معلوم کر سکتا ہے سارا الہام معلوم نہیں کر سکتا۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہو رہا تھا۔ کہ میں وہاں چلا گیا۔ اور حافظ حامد علی صاحب مرحوم تھے۔ یا سید فضل شاہ صاحب مرحوم تھے۔ میں ان سے کوئی بات کرنے لگا۔ وہ کہنے لگے چپ رہو حضرت صاحب کو الہام ہو رہا ہے۔ جب وہ حالت جاتی رہی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الہام سنایا۔ تو کوئی کوئی لفظ ایسا بھی تھا۔ جو اس وقت ہم نے بھی سن لیا تھا۔ تو بعض دفعہ پاس بیٹھنے والا بھی الہام کا کوئی لفظ سن لیا کرتا ہے۔

فی المہد صبیا سے مراد

ایک دوست نے عرض کیا کہ کیف نکلم من کان فی المہد صبیا سے یہ استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کے متعلق علمائے یہود نے یہ کہا۔ کہ ہم ایک بچہ سے کیسے گفتگو کریں۔ مگر یہ استدلال درست معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ حضرت مسیح تو اس وقت بڑی عمر کے تھے۔ بچے تو نہیں تھے۔

حضور نے فرمایا یہ تو محاورہ ہے۔ بڑے آدمی جب کسی کا تحقیر سے ذکر کرنا چاہیں تو یہی کہتے ہیں۔ کہ ہم اس سے کیسے گفتگو کریں وہ تو بچہ ہے۔ حالانکہ ان کی یہ مراد نہیں ہوتی۔ کہ وہ دودھ پیتا بچہ ہے۔ وہ بعض دفعہ تیس بلکہ چالیس سال کا ہوتا ہے۔ تو اس وقت بھی بعض لوگ اسے بچہ کہہ دیتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی عمر تو اس وقت تیس سال تھی۔ یہیں ایک دفعہ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب اور دوسرے ممبر شامل تھے۔ کسی بات پر مولوی محمد احسن صاحب امروہوی نے ناراض ہو کر خواجہ صاحب کو کہا کہ تم تو کل کے بچے ہو۔ حالانکہ اس وقت ان کی عمر ۴۰ - ۴۵ سال کی تھی۔

میرے ساتھ خود بھی ایسا ہی واقعہ ہوا جب خلافت کے متعلق اختلاف ہوا اور حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے بعض سوالات کے جواب لکھنے کا لوگوں کو حکم دیا۔ اور قادیان میں بیرونی جماعتوں کے نمائندے جمع ہوئے تو اس روز رات کو خاص طور پر سب احمدی دوستوں نے تہجد کی نماز پڑھی۔ اور دعائیں کیں۔ اس روز لوگوں کی طبائع میں اس قدر جوش تھا۔ کہ نماز فجر سے ایک گھنٹہ پہلے ہی مسجد میں آ گئے۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ ابھی تشریف نہیں لائے تھے۔ اور میں نماز کے انتظار میں اماں جان کے دالان میں ٹہل رہا تھا۔ کہ میرے کانوں میں شیخ رحمت اللہ صاحب کی بار بار یہ آواز آئی۔ کہ ایک بچہ کی خاطر جماعت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ مجھے کچھ معلوم نہ ہوا کہ یہ بچہ کون ہے جس کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ جب صبح کی نماز ہو چکی تو

میں نے شیخ یعقوب علی صاحب سے یا کسی اور سے پوچھا۔ کہ شیخ رحمت اللہ صاحب آج کیا کہہ رہے تھے۔ اور وہ بچہ ہے کون جس کے متعلق یہ کہا جا رہا تھا۔ کہ اس کی خاطر جماعت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ وہ ہنس کر کہنے لگے تمہارا ہی تو ذکر تھا

قبر سے کیا مراد ہے؟

عرض کیا گیا کہ عذاب قبر سے بچنے کے لئے جو دعا سکھلائی گئی ہے۔ اس سے مراد کونسی قبر ہے۔ دنیا کی یا عالم برزخ کی؟

حضور نے فرمایا اس سے وہی قبر مراد ہے۔ جس میں ارواح کو رکھا جاتا ہے۔ یہاں تو بعض لوگ مردوں کو جلا دیتے ہیں۔ بعض گدھوں کو کھلا دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ دریا میں غرق ہو جاتے ہیں۔ پس وہ قبر جہاں عذاب ہوگا۔ اس سے وہی قبر مراد ہے۔ جس میں انسانی روح رکھی جاتی ہے۔ یہ قبر مراد نہیں۔ یہ قبر اگر مراد ہو۔ تو پھر جسے جلا کر راکھ کر دیا جائے۔ اور پھر اس کی راکھ دریا میں بہا دی جائے۔ اس کے متعلق تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وہ قبر کے عذاب سے بچ گیا۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ وہ خواہ جلا کر راکھ کر دیا جائے خدا تعالےٰ کے عذاب سے نہیں بچ سکتا۔ کیونکہ عذاب اس قبر میں ہوگا۔ جہاں روح رکھی جائیگی۔

جزیہ لینے کا حکم

ایک دوست نے سوال کیا۔ کہ حتّٰی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون (التوبہ ع۴) کا کیا مطلب ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں اہل کتاب کے متعلق حکم دیا گیا ہے۔ کہ چونکہ وہ بلا وجہ اسلام پر حملے کر رہے ہیں۔ اس لئے ان لوگوں سے اس وقت تک لڑائی جاری رہیگی جب تک یہ مغلوب نہ ہو جائیں۔ تمہارے ماتحت نہ آ جائیں۔ یہ ایک پیشگوئی تھی۔ جو حضرت عمر رضؓ کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ اور اہل کتاب سے مسلمانوں نے جزیہ وصول کیا۔ پس اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ ان کو ذلیل کرو۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ جب تک وہ تمہارے ماتحت ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ نہ دیں۔ لوٹ مار کے طور پر انکے مالوں کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔

الاخبار والآراء

مستقل قیام امن

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" میں دنیا میں قیام امن کے لئے ایک ایسے بین الاقوامی ادارہ کا قیام ضروری قرار دیا ہے۔ جس کا خاکہ قرآن کریم کی تعلیم میں مختلف مقامات پر پیش کیا گیا ہے۔ حضور نے بالوضاحت تحریر فرمایا ہے کہ اس مجلس کی پوزیشن ایسی ہونی چاہئیے۔ کہ وہ اپنے فیصلوں کو منوا سکے۔ اور اگر کوئی حکومت اس کے فیصلہ سے سرتابی کرے تو اس میں اتنی طاقت ہونی چاہئیے۔ کہ وہ اسے اپنی بات ماننے پر مجبور کر سکے چنانچہ حضور نے رقم فرمایا:۔

"ایسی ہی لیگ کوئی فائدہ بھی دے سکتی ہے۔ نہ وہ لیگ جو اپنی ہستی کے قیام کے لئے لوگوں کی مہربانی کی نگاہوں کی جستجو میں بیٹھی رہے۔" صفحہ ۲۴۳

حال ہی میں انگلستان میں نوآبادیات کے وزرار اعظم کی جو کانفرنس مسٹر چرچل کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس کے اختتام پر جو سرکاری اعلان کیا گیا۔ اسمیں کہا گیا ہے کہ اس کانفرنس نے جو فیصلے کئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ جنگ کے بعد دنیا میں مستقل امن وامان قائم کرنے کے لئے تمام دنیا میں ایک ایسی آرگنائزیشن بنائی جائیگی۔ کہ جس کے پاس ظلم کو دبانے کے لئے کافی طاقت ہو۔"

وقتاً فوقتاً یورپ کے مدبرین ایسی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کے افکار میں ایسی جلا پیدا ہو رہی ہے۔ کہ جسے پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ عنقریب خود انہی لوگوں کے ذریعہ دنیا میں اسلام کے پیشکردہ نیو آرڈر کا قیام ممکن ہو جائیگا

حکومت پنجاب اور فحش نویسی

اخبار بین طبقہ اس امر سے بخوبی آگاہ ہے۔ کہ پنجاب میں فحش نویسی ناقابل برداشت ہو چکی ہے۔ ہم نے کئی بار حکومت کو توجہ دلائی ہے کہ اسے روکنے کے لئے کوئی موثر قدم اٹھانا چاہئیے۔ اور اس طرح آئندہ نسلوں کے اخلاق کو خراب ہونے سے بچانا چاہئیے۔ لیکن افسوس ابھی تک کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

۲۰ رمئی کو "حکومت پنجاب کے ایک اعلیٰ اور ذمہ دار افسر نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ حکومت نے پنجاب سے فحش نویسی کا قلع قمع کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اور اس نے سخت قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اس ضمن میں سب سے بڑا تاریک پہلو یہ ہے۔ کہ جب بھی حکومت کسی فحش نویس کے خلاف کسی قسم کا ایکشن لینے کے لئے قدم اٹھاتی ہے تو پبلک کے نمائندے اور بہت بڑی پوزیشن رکھنے والے اصحاب اس فحش نویس کے حق میں سفارشیں لے کر پہنچ جاتے ہیں۔" (پربھات ۲۲ رمئی)

ایسے لوگ یقیناً قابل مذمت ہیں۔ جو فحش نویسوں کی سفارش کر کے انہیں قانون کی زد سے بچا لیتے ہیں۔ لیکن ایسی حکومت کے متعلق کیا کہا جائے جو یہ دیکھتے ہوئے کہ کوئی شخص ایک جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ مگر اس کے خلاف ایکشن لینے کا فیصلہ کرنے کے بعد محض اس لئے اپنا فرض ادا کرنے سے رک جاتی ہے۔ کہ کوئی بڑا آدمی مجرم کی سفارش کر دیتا ہے۔ اگر حکومت کسی قاتل کو کسی کی سفارش پر چھوڑ نہیں دیتی۔ تو اخلاق کے قاتل فحش نویسوں اور فحش کاروں کے متعلق کیوں سفارش منظور کر لیتی ہے۔

یورپ میں گرجا گھروں کی بربادی

میاں عبدالخالق [illegible] اسلام سے شدید دشمنی اور رائی کا پہاڑ بنانے کا شوق رکھنے کے باوجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سکندریہ کا کتب خانہ جلائے جانے کے الزام کے سوا کوئی جھوٹا الزام بھی مسلمانوں پر ایسا نہیں لگا سکے۔ جس سے ظاہر ہو۔ کہ انتہائی جوش اور وفور جذبات کے عالم میں بھی انہوں نے دامان وقار اور تہذیب کو ہاتھ سے چھوڑا ہو۔ صرف یہی ایک الزام ہے جو خلفائے راشدین کے زمانہ تک کی تمام اسلامی فتوحات کے ضمن میں مسلمانوں پر لگایا گیا ہے اور باوجود اس کی عقلی ونقلی تردید کے عیسائیوں نے اسے اتنی اہمیت دے رکھی ہے۔ کہ آج تک اسے دہرایا جاتا ہے۔ اور اسے مسلمانوں کی وحشت و بربریت اور علوم وفنون سے دشمنی کے ثبوت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے

لیکن صرف اس ایک غلط واقعہ پر مسلمانوں کو مطعون کرنے والوں کی اپنی تہذیب کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ [illegible] سے لے کر اب تک عیسائیوں ہی کی [illegible] کے نتیجہ میں صرف انگلستان اور شمالی [illegible] میں چودہ ہزار گرجا گھر یا ان خانقاہیں وغیرہ برباد ہو چکی ہیں۔ دوسرے ممالک میں بھی ایسا ہی ہونا ضروری ہے مسلمانوں پر وحشت و بربریت کا الزام [illegible] والوں کی تہذیب کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے

اسلام کی کس مپرسی کا [illegible]

حال میں دہلی میں جمعیۃ العلماء کا اجلاس منعقد ہوا۔ یہ وہ مجلس ہے [illegible] خود ہندوستان کے علماء کی نمائندہ [illegible] اسلام کی سب سے بڑی علمبردار ہے۔ لیکن اس کے اجلاس کی تمام کارروائی دیکھ جائیے۔ تمام ریزولیوشنوں کو غور سے پڑھ لیجئے۔ کہیں بھی اسلام کا ذکر نہ ملیگا اس کی حفاظت اس کی اشاعت اور دنیا میں اس کے استحکام کی کوئی تجویز کوئی قرارداد نہ ملے گی۔ عراق وایران سے انگریزی فوجیں نکل آئیں۔ ہندوستان کا سیاسی ڈیڈلاک دور کیا جائے۔ پاکستان کی تجویز ناقابل قبول ہے وغیرہ وغیرہ وہ امور ہیں۔ جن پر علماء نے اپنی تمام علمی قابلیتیں اور دماغی استعدادیں صرف کی ہیں۔ سیاسی لیڈروں کی اسلام سے بے رغبتی اور علماء کی اسلام سے بے پروائی اور بیگانگت کا یہ واقعہ نہایت افسوسناک ہے۔ حیرت ہے ان حالات میں اسلام کے نام پر جب یہ لوگ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں کھڑے ہوتے ہیں۔ تو انہیں ذرا حجاب محسوس نہیں ہوتا۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کی زندگی کا اہم مقصد اور اس کی سرگرمیوں کا سب سے بڑا محور ایک ہی ہے۔ یعنی دنیا میں اسلام کو غالب ومستحکم کرنا۔

شمعِ شبستانِ محبت

حضرت سیدہ اُمّ طاہر احمد رضی اللہ عنہا کی یاد میں

فرطِ الم و درد سے خاموش ہے محفل — یہ کس کی صدا پر ہمہ تن گوش ہے محفل
یہ داغ دیا کس نے سیہ پوش ہے محفل — بے تاب ہے بے چین ہے بے ہوش ہے محفل

کیوں جاری ہے ہر چشم پہ اشکوں کی روانی
غم کس کا ہے مغموم ہے مہدی کی نشانی[1]

ہر پھول کے چہرے سے اداسی ہے ہویدا — ہر منظرِ رنگیں کا ہے بدلا ہوا نقشا
کیوں زندگی کا ٹوٹتا جاتا ہے بھروسا — یہ کوچ ہے کس کا کہ قیامت سی ہے برپا

میرے دلِ غمگیں کا بہت غیر ہے عالم
گر روکتا ہوں اشک تو رکتا ہے مرا دم

غرقِ اشکوں میں آتی ہے نظر مجھ کو خدائی — تقدیر نے کس وقت ہے یہ ضرب لگائی
الفضل نے کیا آج یہ جاں سوز سنائی — لب تک مری جاں سانس میں لپٹی ہوئی آئی

گل ہوگئی وہ شمعِ شبستانِ محبت
گم ہوگئی شرحِ لقبِ جنت و جنت

وہ احمد و محمود کے عرفان کی شیدا — وہ خُلقِ مجسم کرم و لطف سراپا
افلاس کے روندے ہوؤں کی ملجا و ماوی — محتاجوں کے مجبوروں کے جینے کا سہارا

تھی جس سے رگ و ریشے میں لجنہ[2] کے حرارت
دوڑاتی تھی ہر قلب میں جو لہرِ محبت

دل جس کا تھا گہوارۂ انوارِ محمد — سرتا پا تھی جو محرمِ اسرارِ محمد
ہر وقت رہی بن کے رضا کارِ محمد — وہ والا و شیدائے علمدارِ محمد[3]

وہ آج ہمیں روتا ہوا چھوڑ گئی ہے
پھر ملنے کی امید کا دل توڑ گئی ہے

جو رازِ مشیت کے ہیں سکھلاتا ہوں دل کو — راضی برضا رہنے پہ اکساتا ہوں دل کو
کوشش سی سمجھتا ہوں میں سمجھاتا ہوں دل کو — ہر چند رہِ راست پہ میں لاتا ہوں دل کو

جذبات کی دنیا میں تلاطم سا بپا ہے
میں دیکھتا ہوں غم یہ ہر اک لحظہ سوا ہے

اب جلسہ پہ کس مادرِ مشفق سے ملوں گا؟ — حالِ دلِ رنجور بھلا کس سے کہوں گا؟
اُمّی[4] کے لئے شکوے بھلا کس سے سنوں گا؟ — رخصت پہ تبرک بھلا کس ہاتھ سے لوں گا؟

اے کاش برستیں یہ گھٹائیں کوئی دن اور
اے کاش میں لیتا وہ دعائیں کوئی دن اور

[1] سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ۔ [2] لجنہ اماء اللہ مرکزیہ [3] سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ

[4] اُمّی سے میری والدہ مراد ہیں۔ میں جب بھی حضرت سیدہ محترمہ مرحومہ و مغفورہ کے ہاں پہنچتا آپ والدہ کو نہ لانے کا شکوہ فرماتیں۔ ادھر والدہ دائم المریض تھیں۔ پورے تین چار سال کی کوشش اور خواہش کے باوجود صحت نے ملاقات کی اجازت نہ دی۔ اور وہ سفر کے قابل نہ ہوئیں۔ امسال میں اُنہیں ہر ممکن سہولت بہم پہنچا کر اور سفر کی کوفت اٹھا کر جلسہ پر لایا۔ تو حضرت سیدہ محترمہ مرحومہ لاہور ہسپتال میں تھیں۔ واپسی پر ملاقات کا ارادہ تھا۔ مگر جلسے کے آخری دن والدہ کی مرض پھر عود کر آئی۔ اور ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ انہیں فوراً گھر لے جایا جائے۔ اور یوں میری جسمانی والدہ کی میری اس روحانی والدہ کے ساتھ کوشش کے باوجود ملاقات نہ ہوسکی۔ اسی باعث اب ان کا عالم یہ ہے کہ ادھر گھر میں کسی نے حضرت سیدہ محترمہ کا ذکر چھیڑا اور ادھر ان کی آنکھوں سے اشک برسنا شروع ہوئے۔ — ثاقب زیروی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر

خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنیوالوں کی چوتھی فہرست

نمبر	نام
۳۷۷	چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل منٹگمری
۳۷۸	سید خیر الدین ۔ بشیر احمد صاحب ایم اے دربھنگہ
۳۷۹	مرزا عبد الحق صاحب بی۔اے۔ایل ایل بی ایڈووکیٹ گورداسپور
۳۸۰	ماسٹر عبد الرحمٰن خان صاحب بنگالی بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی قادیان
۳۸۱	کیپٹن عبد الحمید صاحب
۳۸۲	سید مقبول احمد صاحب آئی۔جی۔ایس بی ڈپو اورنگ آباد
۳۸۳	سید جواد علی صاحب سیالکوٹ شہر
۳۸۴	چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب مینیجر کنری فیکٹری سندھ
۳۸۵	چوہدری عنایت اللہ صاحب ۱۵ اوی کے اے۔آر۔ای ۱۰ اے کمانڈ
۳۸۶	سید غلام الدین صاحب بی۔اے بی ایل اڑیسہ
۳۸۷	سعید احمد صاحب پسر بابو مجید احمد صاحب متعلم دہم قادیان
۳۸۸	مرزا محمد اکرم صاحب ۔ نئی دہلی
۳۸۹	سید محمد مشتاق صاحب ہاشمی فیروز پور شہر
۳۹۰	محمد طاہر صاحب پسر میاں عطاء اللہ صاحب وکیل امرتسر
۳۹۱	محمد عادل صاحب معرفت چوہدری محمد منصف خان صاحب ۔ ضلع انبالہ
۳۹۲	اقبال احمد صاحب فیروز پور چھاؤنی
۳۹۳	غلام مجتبیٰ صاحب پسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب قادیان
۳۹۴	محمد اسماعیل صاحب دار البرکات قادیان
۳۹۵	قریشی محمد مطیع اللہ صاحب دار العلوم " "
۳۹۶	مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل کوچہ مسلم گنج فیروز پور شہر
۳۹۷	مولوی محمد صدیق صاحب امام الصلوٰۃ کھوکھر غربی کنجاہ گجرات
۳۹۸	چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ بی۔اے ۔ نیو دہلی
۳۹۹	دین محمد صاحب احمد آباد اسٹیٹ سندھ
۴۰۰	سید محمد اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی۔بی ہائی سکول کرتار پور ۔ جالندھر۔
۴۰۱	محمد اختر صاحب حفیظ ربانی کالج بھاگلپور سٹی۔
۴۰۲	چوہدری سردار علی صاحب سیکرٹری مال سندر گڑھ۔
۴۰۳	بشیر احمد صاحب پسر چوہدری سردار علی صاحب سیکرٹری مال سندر گڑھ۔
۴۰۴	محمد اسمٰعیل صاحب پسر محمد ابراہیم صاحب امیر جماعت احمدیہ سندر گڑھ۔
۴۰۵	فیض بخش صاحب نون سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹی علی پور ضلع مظفر گڑھ۔
۴۰۶	غلام قادر صاحب آڈیٹر کوآپریٹو سوسائٹی لدھیانہ
۴۰۷	بابو محمد فاضل صاحب اوورسیر میونسپل کمیٹی فیروز پور شہر
۴۰۸	ولی محمد صاحب سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹی سلانوالی ۔ سرگودھا۔
۴۰۹	حمید احمد صاحب سکول ماسٹر ہنڈیوالی سرگودھا۔
۴۱۰	محمد خلیل صاحب پسر عبد الکریم صاحب کٹھالہ ۔ گورداسپور۔

نمبر	نام
۴۱۱	چوہدری نبی احمد صاحب پسر چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب احمد نگر سندھ۔
۴۱۲	ناصر احمد صاحب پسر عبد المجید صاحب جنرل سروس کمپنی قادیان
۴۱۳	فصیح الدین پسر قریشی ضیاء الدین صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔ قادیان
۴۱۴	ماسٹر اللہ دتہ صاحب احمد آباد اسٹیٹ سندھ
۴۱۵	منشی محمد بوٹا صاحب " "
۴۱۶	بشیر احمد صاحب پسر چوہدری محمد دین صاحب چک ۵۶۵ لائلپور
۴۱۷	فیض احمد صاحب پسر سردار خانصاحب شیخ پور گجرات
۴۱۸	قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی دار البرکات قادیان
۴۱۹	محمد یسین صاحب گورنمنٹ ہائی سکول سبی بلوچستان
۴۲۰	صدر الدین صاحب ہیڈ کنسٹیبل لاہور
۴۲۱	کرامت اللہ صاحب عرف ننھے خانصاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر انبالہ
۴۲۲	عبد الواحد صاحب ہیرو شرقی ڈیرہ غازیخان
۴۲۳	ملک عبد الرحمن صاحب بزاز دوالمیال ضلع جہلم
۴۲۴	عبد الرشید صاحب متعلم حافظ کلاس قادیان
۴۲۵	مرزا منیر احمد صاحب پسر مرزا فتح محمد صاحب بصرہ۔ عراق۔
۴۲۶	مرزا رفیق احمد صاحب پسر مرزا فتح محمد صاحب بصرہ۔ عراق۔
۴۲۷	صلاح الدین احمد صاحب پسر ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی قادیان
۴۲۸	محمد صدیق صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان
۴۲۹	محمد عبد اللہ صاحب دوکاندار دار العلوم قادیان
۴۳۰	محمد ابراہیم صاحب عاجز دار الیسر قادیان
۴۳۱	مستری عنایت اللہ صاحب مہدی پورہ سیالکوٹ
۴۳۲	محمد عبد اللہ پسر میر حمید اللہ صاحب برج انسپکٹر سبی بلوچستان
۴۳۳	محترمہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر احمد علی صاحب لاہور
۴۳۴	محمد شریف صاحب شوق کشاری بازار لاہور
۴۳۵	عبد الحمید صاحب حوالدار کلرک نوشہرہ شہر
۴۳۶	خلیل احمد صاحب دوکاندار قادیان
۴۳۷	شیر محمد صاحب بیگم کوٹ شاہدرہ ضلع شیخوپورہ
۴۳۸	عبد الکریم صاحب رعیہ سیالکوٹ
۴۳۹	حکیم مرزا محمد یحییٰ صاحب چھتہ بازار لاہور
۴۴۰	محمد عبد الخالق صاحب ٹھیکیدار وکٹری انجینئرنگ ورکس فتح محمد روڈ لاہور

(انچارج تحریک جدید قادیان)

حضرت امیر المومنین کے ملفوظات لکھنے کی سعادت حاصل کرنیکا نادر موقع

اُردو زود نویسوں کی ضرورت ہے۔ جو جامعہ احمدیہ کا درجہ رابعہ پاس ہوں۔ یا کم از کم مولوی فاضل ہوں۔ گریڈ ۵۵/-۳/-۸۵ ہوگا۔ درخواستیں جلد سے جلد آنی چاہئیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اعلانِ عام

میری زوجہ سیدہ افتخار اختر بیگم صاحبہ کا بوقت نکاح مبلغ ۷۰۰۰/- روپیہ حق مہر مقرر ہوا تھا۔ جو مابعد میں نے برضا مندی خود اضافہ کر کے مبلغ دو لاکھ دس ہزار روپیہ مقرر کر دیا تھا۔ جسکی ادائیگی شرعاً میرے ذمہ لازم تھی۔ میں نے حق مہر مذکور میں پیشتر ازیں جائیداد ذیل ملکیتی خود (ا) ½ حصہ مکان سکنی واقعہ قصبہ بٹالہ جو وراثتاً مجھے ملا ہوا ہے۔ قیمتی ۱۰۰۰۰/- روپیہ (ب) ½ حصہ دو منزل دوکانات واقعہ بازار ہاتھی دروازہ بٹالہ قیمتی ۵۰۰۰/- روپیہ (ج) ایک منزل کوٹھی موسومہ دار الامان واقع ریلوے روڈ قادیان قیمتی ۸۰۰۰۰/- روپیہ (د) دو پلاٹ اراضی واقع بلاک ۹ ماڈل ٹاؤن لاہور برقبہ قریباً دس کنال قیمتی ۲۵۰۰۰/- روپیہ سیدہ موصوفہ کے نام منتقل کر دی ہوئی ہے۔ اور اسپر وہ بطور مالک قابض ہیں۔ بقایا رقم حق مہر میں اب میں نے جائداد زرعی معہ باغات ملکیتی خود واقع بٹالہ برقبہ قریباً یکصد بیگہ قیمتی ۷۰۰۰۰/- روپیہ موصوفہ کے نام منتقل کر دی ہے۔ گویا۔ اس صورت میں میری کل جائداد غیر منقولہ از قسم مکانات۔ دوکانات۔ اراضی زرعی و احاطہ جات وغیرہ کی مالک سیدہ موصوفہ ہیں۔ میرا جائداد مذکور سے کسی قسم کا استحقاق نہیں رہا۔ سیدہ موصوفہ بمثل میرے جائداد مذکور کی مالک کامل اور قابض ہو چکی ہیں۔ اور علاوہ ازیں میں نے دیگر جائداد منقولہ ہر قسم کتب خانہ۔ فرنیچر۔ زیورات۔ پارچات۔ اسباب خانہ داری وغیرہا قیمتی ۲۰۰۰۰/- روپیہ بھی سیدہ موصوفہ کے نام منتقل کر دی ہے۔ جسکی مالک آج سے سیدہ موصوفہ ہونگی۔ اب جملہ حق مہر مبلغ ۲۱۰۰۰۰/- روپیہ (دو لاکھ دس ہزار روپیہ) بیباق ہو چکا ہے۔ حق مہر سے کوئی مطالبہ میرے ذمہ باقی نہیں رہا۔ سیدہ موصوفہ کو بھی اس اعلان سے اتفاق ہے۔ نوٹس ہذا برائے اطلاع عام شائع کیا جاتا ہے۔ ۲۵/۵/۱۹۴۴

المعلن:- ظفر الحق خان پی۔سی۔ایس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شیخوپورہ

ریلوے مسافروں کو
انتباہ

بریک وین میں سامان دینے سے قبل ضروری ہے کہ ہر پیکیج اچھی طرح پیک کیا جائے تسموں سے باندھ دیا جائے یا مقفل کر دیا جائے۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں رسک نوٹ فارم الف پر عملدرآمد کیا جائیگا۔ جس کی رُو سے ریلوے تمام ذمہ واریوں سے سبکدوش ہو جاتی ہے۔

آپ کو متنبہ کر دیا گیا ہے!

پشاور سے ایک دوست جنہوں نے ذیابیطس کی دوائی ہم سے بنوائی اور استعمال کی۔ اپنے تازہ مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:-

"پارسل اور پوسٹ کارڈ مرسلہ وصول ہوئے۔ ارسال کردہ دوائی کا ممنون ہوں جس کے استعمال سے مجھے بیحد فائدہ ہوا دوائی ختم ہونے پر میں آپکو مبلغ ۵۰/- روپیہ مزید روانہ کر دونگا۔ تاکہ اس سے دو چند دوائی آپ تیار کر کے مجھے روانہ کر دیں۔ خالص مروارید قسم اعلیٰ دوائی کے لئے رکھ چھوڑیں۔ تاکہ اُس وقت اُن کے مہیا کرنے میں تکلیف نہ ہو"

ذیابیطس کی دوائی کے متعلق یہ شہادت ملاحظہ فرمادیں۔ اور اگر آپ بھی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ تو ہماری دوا سے انشاء اللہ شفاء پائیں گے۔ اگر اور دوست بھی آرڈر دے دیں۔ اور موتیوں کا نرخ یہی رہے تو وہ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

معجون عنبری

دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اسکو مثل عجائبات کے تصور فرمایئے اسکے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اسکے استعمال سے اٹھارہ گھنٹے کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور مثل کندن کے درخشاں بنادے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اسکے استعمال سے بامراد بنکر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے اسکی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت چار روپیہ۔

نوٹ:- فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں نے وائسرائے کی وساطت سے وزیر ہند کو ایک بحری تار ارسال کیا ہے۔ جس میں اس امر کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ کہ گاندھی جی کی رہائی کے بارہ میں ان سے مشورہ کیوں نہیں لیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ریکارڈ میں ایک باضابطہ حکم شامل کیا گیا ہے۔ کہ ایگزیکٹو کونسل نے اس رہائی کو منظور کیا ہے۔

لاہور ۳۱ مئی۔ چوک متی کے واقعہ کے سلسلہ میں پولیس بھاٹی گیٹ کے تین مسلمانوں کو پہلے گرفتار کر چکی ہے۔ آج مزید تین مسلمان گرفتار کئے گئے۔

دہلی ۳۱ مئی۔ ہندوستان میں مقیم امریکن فوجوں کو ان کے اخبار نے ہدایت کی ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں زیادہ قیمت پر اور زیادہ تعداد میں اشیاء خرید کر گرانی میں اضافہ نہ کریں۔ ورنہ برطانی مشکل میں پڑ جائینگے۔ جو اس قدر خرچ نہیں کر سکتے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ روس اور چین کی حکومتوں میں ایک سمجھوتہ ہوا ہے۔ جس کے رُو سے چین ٹرانس سائبیرین ریلوے کو استعمال کر سکے گا۔ اور اس طرح شمال مغربی صوبہ یعنی سنکیانگ میں سپلائی لے جا سکے گا۔

واشنگٹن ۳۱ مئی۔ ریاست ایکوے ڈور میں انقلاب ہو گیا ہے۔ وزارت مستعفی ہو چکی ہے۔ اور صدر نے بھاگ کر امریکن سفارت خانہ میں پناہ لی ہے۔

لاہور ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عمل کے فیصلہ کے خلاف ورکنگ کمیٹی کے سامنے اپیل دائر کریں گے۔ اور مجلس عمل کے فیصلہ کے باوجود مسلم لیگ اور پاکستان سے اپنی عقیدت کا اعلان کریں گے۔

دہلی ۳۱ مئی۔ حکومت ہند نے اخبارات کی ردی کی خواہ وہ کسی صورت و شکل میں ہو زیادہ سے زیادہ قیمت چار آنہ پونڈ مقرر کر دی ہے۔

واشنگٹن ۳۱ مئی۔ امریکن وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ مسٹر روزویلٹ نے مجھے حفاظت کے بین الاقوامی ادارہ کے قیام کے سلسلہ میں برطانیہ۔ روس اور چین سے بات چیت کرنے کے اختیارات تفویض کئے ہیں۔

بمبئی ۳۱ مئی۔ بندرگاہ کے رقبہ میں تباہ شدہ عمارتوں کا ملبہ اٹھانے کے لئے ۱۳۰۰ اطالوی قیدی لائے گئے ہیں۔ ان قیدیوں کو برطانی سپاہیوں جیسی وردیاں ملی ہوئی ہیں۔ اور برطانی سپاہیوں سا ہی راشن دیا جاتا ہے۔

اٹلی کا محاذ ۳۱ مئی۔ جرمن اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اتحادی فوجیں سیکانو میں گھس گئی ہیں۔ ہندوستانی فوجیں روکاسیکا کے شمال مغربی پہاڑیوں میں جہاں سڑک کا کہیں نشان نہیں۔ پچھلے ۴۸ گھنٹے سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ جرمن یہاں اپنے آپکو بالکل محفوظ سمجھ رہے تھے کہ اتحادی فوجیں اچانک جا پہنچیں۔ اور ان کے پہلے ہلے میں ہی جرمنوں کے قدم اکھڑ گئے۔ اور امریکن ہراول دستے جو ساحلی رستے پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ کیمپولیوں سے ایک میل کے قریب رہ گئے ہیں۔ یہاں سے روم ۱۶ میل رہ جاتا ہے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ جنوب مغربی بحر الکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ نیوگنی میں امریکن عورتوں کی فوجیں داخل ہو گئی ہیں۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ لارڈ لنلتھگو اب پادری بن گئے ہیں۔ انہوں نے چرچ آف سکاٹ لینڈ کی جنرل اسمبلی کی صدارت قبول کر لی ہے۔

انزیو ۳۱ مئی۔ اٹلی میں لڑنیوالی پانچویں فوج کے کمانڈر جنرل کلارک نے اعلان کیا ہے۔ کہ کچھ ہی دنوں میں پانچویں فوج روم پر قبضہ کر لے گی۔

لاہور ۳۱ مئی۔ پنجاب گورنمنٹ نے اپنے ملازموں کو دو سال کی ترقیاں پیشگی دے دی ہیں۔

لاہور ۳۱ مئی۔ سونا ۔/۸/۷۳ روپے چاندی ۔/۔/۱۳۲ روپے۔ پونڈ ۔/۔/۵۱ روپے

امرتسر ۳۱ مئی۔ سونا ۔/۔/۷۷ روپے۔ چاندی ۔/۔/۱۳۲ روپے۔ پونڈ ۔/۔/۵۱ روپے

لاہور ۳۱ مئی۔ مجلس عمل کے فیصلہ کے بعد نواب افتخار حسین آف ممدوٹ اور ان کا گروپ اسمبلی میں نئی مسلم لیگ پارٹی بنانے کے لئے جد و جہد کر رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کا لیڈر سردار شوکت حیات خاں کو بنایا جائے گا۔

لنڈن یکم جون۔ اٹلی میں زبردست بکتر بند برطانوی اور امریکن دستے دشمن کی دفاعی لائن میں رخنے ڈال رہے ہیں۔ جرمن سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ اتحادی فوجیں بار بار حملہ کر کے کوشش کر رہی ہیں۔ کہ دشمن کی قلعہ بندیوں کو توڑ کر روم کی طرف بڑھ جائیں۔ جرمن فوجیں شمال کی طرف سے بچ کر نکل جانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اتحادی فوجیں ایسی جگہ پہنچ چکی ہیں۔ کہ وہاں سے روم صرف پندرہ میل دور رہ گیا ہے۔ آٹھویں فوج کے سخت دباؤ کی وجہ سے دشمن روم جانے والی سڑک کے ساتھ ساتھ پیچھے ہٹ رہا ہے۔

لنڈن یکم جون۔ کل ساڑھے سات سو سے اوپر امریکی اور برطانوی ہوائی جہازوں نے دشمن کے علاقہ پر حملے کئے۔ جرمنی میں ... ٹھکانوں کی خبر لی۔ فرانس پر بھی ...

ماسکو یکم جون۔ کل رومانیہ میں ... اور حملے کئے۔ مگر روسی فوجوں نے منہ توڑ جواب ... اور پیچھے دھکیل دیا۔ دو دن کی لڑائی میں ... ٹینک برباد کئے گئے۔

کانڈی یکم جون۔ کل رات کو ... اعلان میں بتایا گیا ہے کہ شمالی برما میں ... فوجوں نے کامائین کی سڑک کاٹ دی ... اور دشمن کے بہت سے جنگی سامان پر قبضہ کر لیا ہے۔ ہمارے کچھ دستوں نے ... شمال میں ... گاؤں پر گھات لگا کر حملہ ... اور دشمن کو سخت نقصان پہنچایا۔

کانڈی یکم جون۔ امپھال میں موسم برسات شروع ہو گیا ہے۔ اب توپوں کی آواز کے ساتھ بادلوں کی گرج بھی سنائی دے رہی ہے۔ بارش کی وجہ سے امکان ہے کہ دشمن کے دستے ایک دوسرے سے کٹ جائیں۔